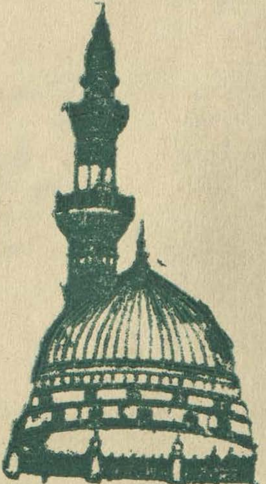
گیارھویں شریف



ابوالحسن محمد علی

جملہ حقوق محفوظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

گیارھویں شریف

مصنفہ

ابوالحسن محمد علی نوری رضوی

خطیب جامع مسجد بجلی گھر ۔ شالامار ٹاؤن ۔ لاہور

قیمت ۳ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ امّابعد میرے مرشد پیر طریقت رموز شریعت قبلہ وکعبہ الحاج سید **محمد معصوم علی شاہ** رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل ایصال ثواب کے متعلق عوام کا تنازع دیکھ کر فقیر کو حکم فرمایا کہ ان مسائل کے متعلق قرآن وحدیث اور کتب دینیہ معتبرہ سے احکام تحریر کیے جائیں اور جوابوں میں اختصار کیا جائے۔ آپ کے حسب الارشاد یہ جوابات قلمبند کیے گئے ہیں جن کو فقیر "گیارھویں شریف" کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ان جوابوں میں محض اظہار حق اور احکام دین کا صاف بیان مدنظر رکھا گیا ہے۔ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝

یہ چشتی سہروردی نقشبندی ہر ایک تیری طرف مائل ہے یا غوث
تیری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی تیرا میلہ تیری محفل ہے یا غوث

العبد
ابوالحسن محمد علی نوری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال

آج کل لوگ فاتحہ، خیرات، صدقات کو یہ کہہ کر منع کردیتے ہیں کہ یہ مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے۔ اسلیئے مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کی تشریح کردیجیئے تاکہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہوجائے۔

الجواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کی حرمت قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوئی ہے:۔

آیت نمبر ۱:۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ۔ پ ۲ : ع ۵ : سورۃ بقرہ

آیت نمبر ۲:۔ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ۔ پ ۶ : ع ۵ : سورۃ مائدہ

آیت نمبر ۳ :- اَوْ فِسْقًا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ : پ ۸ : ع ۳ : انعام

آیت نمبر ۴ :- وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ : پ ۱۴ : ع ۱۲

اِن آیات میں مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کو حرام فرمایا گیا۔

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ سے مراد کیا ہے۔ اس لیئے ذیل کے حوالے ملاحظہ کیجیئے :-

مفرداتِ راغب اصفہانی صـــ ۵۶۶ مطبع میمنہ مصر

قولہ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ اَیْ مَا ذُکِرَ عَلَیْہِ غَیْرُ اسْمِ اللّٰہِ وَھُوَ مَا کَانَ یُذْبَحُ لِاَجْلِ الْاَصْنَامِ۔

مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی وہ جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا۔ یہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لئے ذبح کیا جاتا ہے۔"

تفسیر جلالین : پ ۲ : ع ۵

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اَیْ مَا ذُبِحَ عَلٰی اِسْمِ غَیْرِہٖ وَالْاِھْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ وَکَانُوْا یَرْفَعُوْنَہٗ عِنْدَ الذَّبْحِ لِاٰلِھَتِھِمْ۔

مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ "یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کے معنی آواز بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنے معبودوں کیلئے ذبح کرنیکے وقت آواز بلند کرتے تھے۔"

تفسیر مدارک تحتِ آیت مذکورہ بالا

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اَیْ ذُبِحَ

مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی جو بتوں

لِلْاَصْنَامِ فَذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللّٰهِ وَاَصْلُ الْاِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ اَیْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ لِلصَّنَمِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى ۔

کے لئے ذبح کیا گیا کہ اس پہ غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا۔ اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے یعنی اس کے ساتھ بُت کے لئے آواز بلند کی گئی اور یہ اہل جاہلیت کا بنام لات و عزیٰ کہنا تھا۔ (لات و عزیٰ مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لئے جو جانور قربان کرتے تھے اسکو بنام لات و عزیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے۔)

تفسیر لباب افناویل جلد اوّل

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۔ يَعْنِيْ مَاذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيْتِ وَاَصْلُ الْاِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِ اٰلِهَتِهِمْ اِذَا ذَبَحُوْا لَهَا ۔

مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جو بتوں اور باطل معبودوں کے لئے ذبح کیا گیا۔ اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے جس وقت کہ ان کیلئے ذبح کرتے تھے۔

تفسیر علامہ ابی السعود جلد ۲ صد ۱۲۱

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اَیْ دُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذِبْحِهٖ لِلصَّنَمِ۔

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صـ۱۲۰

فمعنیٰ قَوْلِهٖ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔ یَعْنِیْ مَا ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ وَ هُوَ قَوْلُ مُجَاهِدٍ وَالضَّحَّاكِ وَقَتَادَهٗ۔

مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد وضحاک وقتادہ کا ہے۔

تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ صـ۴۲

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ مَعْنَاہُ ذُبِحَ بِهٖ لِاِسْمِ غَیْرِ اللّٰهِ مِثْلُ لَاتِ وَعُزّٰی۔

"مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات وعزیٰ"۔

تفسیر ابن عباس

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اَیْ مَا ذُبِحَ لِغَیْرِ اِسْمِ اللّٰهِ عَمَدًا لِلْاَصْنَامِ۔

"یعنی جو اللہ کے نام کے بغیر عمداً بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو"۔

تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر کشاف۔ تفسیر جامع البیان۔ تفسیر در منثور۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ابن جریر۔ تفسیر خازن۔ تفسیر نیشاپوری۔ مسلم شریف جلد اول۔ تفسیر موضح القرآن۔

آیت نمبر ۵ :۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ۔ " یعنی حرام ہے وہ جانور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے "۔

آیت نمبر ۶ :۔ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ۔ پ " اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور یہ بیشک حکم عدولی ہے "۔

آیت نمبر ۷ :۔ فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ۔ پ ؏ " تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو "۔

آیت نمبر ۸ :۔ وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ " اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا "۔

شانِ نزول :۔ مشرکین کہتے تھے کہ مسلمان اپنا ذبح کیا ہوا تو حلال کہتے ہیں اور خدا کا مارا ہوا (یعنی مردار) کو حرام کہتے ہیں اس کے جواب میں یہ آیت اتری جس میں فرمایا گیا کہ جو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا گیا وہ حلال ہے جو اُسکے نام پر ذبح نہ ہو اوہ حرام ہے۔

آیت نمبر ۹ :۔ قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا۔ " تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانیوالے پر کھانا حرام "۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حرمت شریعت میں نہ ملے وہ حلال ہے۔ حلال ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت

نہیں۔ کیونکہ یہاں حرام نہ ہونے کو حلت کی دلیل بنایا گیا کہ چونکہ وحی الٰہی میں ان چیزوں کی حرمت نہ آئی لہٰذا حرام نہیں۔

آیت نمبر ۱۰ مَاجَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّلَا سَآئِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ پ ۷ ع ۴۔ ”اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار سائبہ اور وصیلہ اور حامی کو، ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں“۔ یعنی ان جانوروں کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنے سے حرام نہیں ہوا کرتا ہاں ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارنا حرام کر دے گا۔

رب فرماتا ہے وَمَا اُھِلَّ بِہٖ اگر شرعاً یہ جانور حرام ہوتے تو کافر سچے تھے (شانِ نزول) یہ چار جانور وہ تھے جنہیں مشرکینِ عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ پھر ان کا گوشت دودھ حرام سمجھتے تھے۔ ان کی تردید میں یہ آیت اتری۔ **تفسیر** بَحِیْرَہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار بچے دے اور آخر میں نر ہو۔ اس کا کان چیر دیتے تھے۔ سَائِبَہ وہ اونٹنی تھی جس کے متعلق وہ بتوں کی نذر مانتے تھے۔ اگر بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں سفر سے بخیریت آجاوے، تو میری اونٹنی سائبہ ہے یعنی بجار۔ وصیلہ یہ وہ

بکری تھی جس کے سات بچے ہو جاتے اور آخر میں نر مادہ جوڑا ہوتا۔ حامی یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بارہ بچے حاصل کر لئے جاتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ ان جانوروں کو حرام سمجھتے تھے۔ جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے حالانکہ وہ جانور حلال ہیں۔ کیونکہ وقت ذبح اللہ کے نام سے مسلمان ذبح کرتے تھے۔ ان آیات بیّنات سے ثابت ہوا ذبح سے پہلے خواہ کسی کا نام لیں اور ذبح کے وقت اللہ کا نام آجائے تو وہ جانور حلال ہے۔ جب بتوں کے نام لینے سے حرام نہیں ہوتا تو خدا کے دوستوں کے نام آنے سے کیسے حرام ہو گا جیسے عقیقہ۔ شادی۔ ولیمہ کے لئے بکرا اسی طرح گیارھویں شریف کے لئے۔ بالفرض اگر اس آیت مبارکہ کا ترجمہ وہی لیا جائے جو جاہل لوگ کرتے ہیں تو اس لحاظ سے کوئی چیز بھی حلال نہیں رہ سکتی بلکہ قرآن شریف بھی نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ اکثر سورتیں اللہ کے دوستوں کے نام پہ ہیں۔

مثلاً سورۃ بقر گائے والی سورت، اس میں ایک ولی اللہ کی گائے کا ذکر ہے۔ سورۃ آلِ عمران، سورۃ لقمان، سورۃ یوسف، سورۃ یونس، سورۃ نمل یہ وہ چیونٹی ہے جس کے کلام پر حضرت سلیمانؑ خوش ہوئے تھے۔ سورۃ مومنون، سورۃ کہف، سورۃ

محمدؐ، سورۂ حجرات، سورۂ مزمل وغیرہ۔ کیوں صاحب آپ وہ قرآن پڑھیں جس میں سورتوں کے سبھی نام خدا کے ہوں۔

آیت نمبر ۱۱ :۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ط (مریم) "اور وہی سلام مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں"۔

تفسیر :۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا خدا تعالیٰ کے دوستوں کی پیدائش اور وفات کا دن فضیلت والا ہوتا ہے۔ نیز ثابت ہوا کہ نبی ولادت، زندگی، وفات اور حشر ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے امن میں رہتے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ حضرات اپنے انجام سے خبردار ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲ :۔ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ط (مریم) "اور سلامتی ہو اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا"۔

تفسیر :۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے ایام پیدائش بابرکت ہوتے ہیں۔ اس لئے انہی ایام میں ایصالِ ثواب کرنا زیادہ بہتر ہے۔

آیت نمبر ۱۳ :۔ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ط "ایام اللہ میں

اُنہیں نصیحت کیجئے۔" ایّامِ اللہ، جیسے شعائر اللہ صفا و مروہ ہیں ایسے ہی اللہ والوں کے دن ایامِ اللہ ہیں۔ لہٰذا ان ہی ایام میں صدقات و خیرات زیادہ بہتر ہیں۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱: یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اُنْزِلَ عَلَیَّ

(مشکوٰۃ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کا روزہ بلاناغہ رکھتے تھے آپ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا "اُس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن مجید کا نزول ہوا ہے۔"

حدیث نمبر ۲: خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ

"میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے۔"

حدیث نمبر ۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ۔ (بخاری جلد ۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اس کے۔" (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ والوں کی طرف منسوب ہونے سے زیادہ ثواب ملتا ہے)

حدیث نمبر ۴ :- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا۔ (بخاری جلد ۱)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن مسجد قبار میں تشریف لاتے تھے پیادہ اور سوار۔"

حدیث نمبر ۵ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخْرٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا۔ (ترمذی شریف)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ دو بکرے ہمیشہ قربانی دیا کرتے تھے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے اسکے متعلق جب سوال کیا گیا تو فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اسلئے میں ہمیشہ کرتا رہوں گا اور نہ چھوڑوں گا۔"

حدیث نمبر ۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں عید الضحیٰ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا آپ جب خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اُترے پس آپ کی خدمت میں دو بکرے حاضر کیے گئے پس ذبح فرمائے۔ آپ نے

بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ

(ترمذی جلد ۱)

اپنے دست مبارک سے اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر واللہ اکبر یہ میری طرف سے اور اس کیطرف سے جس میرے امتی نے قربانی نہیں کی۔"

فائدہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقعہ پر اپنی اُمت کو یاد رکھیں امت کا بھی حق ہے کہ اپنے نبی پاکؐ اور ان کی آل کو یاد رکھیں۔ **شعر**

اور میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حدیث نمبر ۷ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَ نَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْا لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ نَعَمْ اَنَّهٗ لَيَصِلُ وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِيَ اِلَيْهِ (رواہ ابو حفص العکبری مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۳۶۳)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کے لئے حج کرتے ہیں کیا یہ انکو پہنچتا ہے۔ فرمایا ہاں ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (سینی) پر خوش ہو جبکہ اسکو ہدیہ کیا جائے اس حدیث کو ابو حفص نے روایت کیا۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا تلاوتِ قرآن یا ذکر یا انکے علاوہ اور نیکیاں یہ میت کو پہنچتے ہیں اور اس کو نفع ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۸ :۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ

"فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر میری سنت بھی لازم ہے اور میرے خلفائے راشدین کی سنت بھی لازم"۔

حدیث نمبر ۹ :۔ بیہقی و شعب الایمان ازابن عمرؓ روایت کردہ کہ حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سورۃ بقر را با حقائقِ آں در مدت دوازدہ سال خواندہ فارغ شدند و روزے ختم شتر ے را کشتہ طعام وافر پختہ یاران پیغمبر صؐ را خورانیدند (تفسیر فتح العزیز صفحہ ۸۶)

"بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورۃ بقر کو اس کے حقائق و دقائق کے ساتھ بارہ۱۲ سال میں پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت سا کھانا پکوایا اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا"۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکرِ جمیل کے بعد سرورِ دینی کیلئے تقسیم اطعام طعام خلیفۂ دوم رضؓ کی سنت ہے۔

الحمد للہ گیارھویں شریف اور میلاد مبارک کے متعلق دلائل قویہ معتبرہ پیش کیے گئے۔

سوال:۔ کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن مجید پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟۔

الجواب:۔ ہر عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی صدقہ ہو یا تلاوت قرآن کریم یا ذکر سب کا ثواب اموات کو پہنچ جاتا ہے۔ گیارھویں بارھویں۔ سترھویں ہو یا سوم، دہم، بستم، چہلم یا کوئی عرس سب میں اطعام طعام و صدقہ و تلاوت و ذکر اللہ ہی ہوتا ہے اور اس کا ثواب بزرگان اور اموات کی روحوں کو پہنچایا جاتا ہے ان امور کا جائز اور نافع اور سبب خوشنودئ ارواح ہونا ثابت ہے رہا کھانا سامنے رکھنا، اس نسبت سوال بہت عجیب ہے کھانا سامنے ہی رکھنے کی چیز ہے پس پشت اس کا رکھنا کسی صاحب کو ثابت ہوا ہو تو وہ اس کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱: ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی سعد ابن عبادہ کی اولاد کے لئے

وَرَحْمَتَكَ عَلٰى اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الطَّعَامِ۔

رحمت اور برکت۔ اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔"

اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیے۔ تو کیا بسم اللہ قرآن نہیں ہے؟ یا بسم اللہ پڑھتے وقت کھانے کو سامنے سے ہٹا دینا شریعت نے لازم کیا ہے (معاذ اللہ)

قرآن پاک کی تلاوت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ ایک نیکی ہے۔ تلاوت دوسری نیکی ہے، نیکی کے ساتھ نیکی کو ملانا نیکیوں کی زیادتی ہے اور دعا میں ہاتھ اٹھانا یہ سنتِ دعا ہے احادیث سے ثابت ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ صحابہ دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ ہاتھ طلب وسوال کے لئے اللہ کے حضور پھیلائے جاتے ہیں۔ بندے کی سعادت ہے اور اس کے مانگنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔

حدیث نمبر ۱۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا

"فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ صاحب حیا وسخا ہے اسکو شرم آتی ہے جب بندہ اسکے دربار میں ہاتھ

دَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔ پھیلا کر دعا مانگتا ہے کہ اسے خالی ہاتھ واپس فرمائے۔" (رواہ الترمذی۔ ابوداود۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ شریف)

حدیث نمبر ۱۲ :۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "جو شخص کسی قبرستان پر گزرے اور گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھ کر مُردوں کو ایصالِ ثواب کرے تو جتنا ثواب اہلِ قبور کو عطا ہوگا اُسی قدر پڑھنے والے کو دیا جائے گا۔" (رواہ دارقطنی)

حدیث نمبر ۱۳ :۔ "اللہ تعالیٰ جنت میں جب ایک بندے کا کوئی درجہ بلند کرتا ہے تو بندہ یوں عرض کرتا ہے" اے اللہ یہ میرا درجہ کیونکر بلند ہوا۔ ارشادِ باری ہوتا ہے بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ "یہ درجہ تیرے بیٹے کی استغفار کی وجہ سے بلند کیا گیا ہے"۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے خواہ اولاد روحانی ہو یا جسمانی، بیٹا ہو یا مُرید۔

حدیث نمبر ۱۴ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مُردہ قبر میں ڈوبنے والے فریاد کرنیوالے کیطرح ہوتا ہے تاکہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑے۔ اور وہ اپنے ماں باپ بھائیوں اور دوستوں کیطرف سے دُعائے خیر کا طالب ہوتا ہے۔ جب اُسے ان کیطرف سے کوئی خیر پہنچتی ہے تو وہ دُعا اُسے دنیا و ما فیہا سے

بھی زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا کی دُعا کا ثواب اہلِ قبور کو بخشتا ہے اور رحمت پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے"۔ (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۵ طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انس رضؓ کے واسطہ سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری اُمّت ہی اُمّت مرحومہ ہے اس کے افراد اپنے گناہ لئے قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور قبروں سے جب نکلیں گے تو اُن کے سر پہ گناہوں کا کوئی بار نہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے طلبِ مغفرت کی وجہ سے اُن کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۶:۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ صدقہ کی وصیت کرتیں۔ اب اگر میں ان کی جانب سے صدقہ دوں تو ان کو ثواب ہوگا۔ ارشادِ عالی ہوا، ہاں۔ ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۷:۔ حضرت سعد بن عبادہؓ دربارِ رسالتمآبؐ میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ میری والدہ نے انتقال کیا ہے فرمائیے کس چیز کا صدقہ دینا افضل ہے: ارشاد ہوا پانی کا صدقہ۔

چنانچہ حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوا کر کہا۔ اس کا ثواب بنامِ والدہ سعد بن عبادہ پہنچایا جائے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث نمبر ۱۸:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو جب تم کوئی صدقہ نفل دینے لگو تو اپنے والدین کے نام سے دو۔ جس کا ثواب تمہارے والدین کو ملے گا اور تمہارے اجر میں سے رمق برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ (طبرانی)

حدیث نمبر ۱۹:۔ طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس متوفی کے متعلقین متوفی کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں حضرت جبرائیل امین اس صدقہ کو ایک کشادہ پُر رونق سینی میں رکھ کر اس متوفی کے سرہانے کھڑے ہو کر کہتے ہیں اے گہری قبر میں سونے والے یہ وہ ہدیہ ہے جو تمہارے متعلقین نے تمہیں تحفہ دیا ہے اور یہ قابلِ قبول ہے۔ پھر وہ تحفہ اُسے دیتے ہیں جس سے متوفی شادمان اور مسرور ہوتا ہے۔ اور اُس کے ہمسائے اس وجہ سے کہ اُن کے متعلقین نے ان کے بعد کوئی صدقہ نہیں دیا رنجیدہ و مغموم نظر آتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث نمبر ۲۰ :۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری والدہ مرحومہ پر دو ماہ کے روزے واجب تھے اگر ان کیطرف سے میں یہ روزے رکھوں تو انکو کفایت کرینگے۔ ارشاد فرمایا (ہاں) پھر اس نے عرض کیا میری والدہ نے کبھی حج نہیں کیا۔ اگر میں ان کیطرف سے حج بدل کروں تو انہیں ثواب ملے گا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا، ہاں۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۲۱ :۔ بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جو شخص اپنے مرحوم والدین کی جانب سے حج کرے تو اس حج کرنے والے کو آتشِ دوزخ سے نجات ملتی ہے اور اس کے والدین کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے بڑھ کر صلہ رحمی یہ ہے کہ بیٹا اپنے مرحوم والد یا والدہ کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے۔

تاریخ مقرر کرنا

ایصال ثواب بغیر تاریخ مقرر کرنے کے کیونکر کیا جائیگا۔

جب بھی آپ ایصال ثواب کا ارادہ کریں گے۔ آخر تاریخ اور وقت کا تعین ضروری ہے بغیر تعین کے تو سامان بھی نہیں آ سکتا اور نہ ہی کوئی آدمی بُلایا جا سکتا ہے تو اگر اپنی مرضی سے تاریخ مقرر کیجا سکتی ہے تو یومِ ولادت یا وفات جو کہ قدرتی تعین ہے، اس دن ایصالِ ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیات بیّنات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہو چکا ہے۔

لطیفہ

سوال:۔ ایک صاحب نے مجھ سے کہا، مقرر کرنا بدعت ہے۔ (فقیر کیطرف سے)

جواب:۔ صاحب آپ بھی تو شکمِ مادر میں نو ماہ مقرر رہے ہوں گے چاہیئے تھا کہ کم و بیش ایام رہتے تا کہ آپ کے معیارِ توحید میں فرق نہ آتا۔ صاحب آپ کے لئے بیوی بھی مقرر کی گئی ہو گی چاہیئے تھا کہ آپ کے مذہب میں عورت کسی ایک کیلئے مقرر نہ کی جاتی۔ اور نہ ہی لڑکا کسی کیلئے مقرر ہو اور نہ ہی سونے کا وقت، کھانے کا وقت اور پڑھنے کا وقت مقرر کیا جائے۔ آپ اُس مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں جس کا کھُلنے اور بند ہونے کا وقت مقرر نہ ہو۔ آپ اُس ریل اور جہاز پر سوار ہوں جس کا

ٹائم مقرر نہ ہو۔ اور آپ اُس شفاخانہ سے دوائی لائیں جس کا وقت مقرر نہ ہو۔ آپ اُس جلسہ میں جائیں جس کی تاریخ مقرر نہ کی گئی ہو۔ آپ فیصلہ ایسی عدالت کا مانیں جو وقت کی پابند نہ ہو۔ آپ گندم وہ کھائیں جس کے بونے اور کاٹنے کا مہینہ مقرر نہ ہو ورنہ آپ کی توحید باقی نہ رہے گی۔ (معاذ اللہ)

جناب صرف ایصالِ ثواب بزرگانِ دین کے لیئے ہی مقرر کرنا گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ جب بھی نیاز پکائیں، ختم دلائیں بلاشبہ جائز ہے۔

لطیفہ

ایک صاحب فرمانے لگے جنازہ کے بعد والی دُعا بدعت ہے۔ فقیر نے کہا بالکل ٹھیک پہلے آپ بزرگوں سے مانگنا بدعت کہتے تھے پھر انبیاء علیہم السلام سے منع کرنے لگے۔ اب خدا سے مانگنا بدعت کہہ دیا۔ خدا ایسی توحید سے پناہ دے۔ یہ اللہ والوں کی تنقیص کا نتیجہ ہے۔

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (ترجمہ) "اے محبوب جب تم میں سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب

مجھے پکارے"۔ پارہ ۲ رکوع ۷۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا جب بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ کیوں صاحب قرآن پاک کے عام حکم کو کس دلیل سے خاص کیا اور جنازے کے بعد دعا مانگنا بدعت کیوں کہا۔ رب فرماتا ہے میں ہر وقت سنتا ہوں جب بھی مجھے پکارو۔ لیکن آپ اسے بدعت کہہ رہے ہیں یہ ہے آپ کی توحید۔ وہ صاحب بولے میں نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔ کسی نے خوب کہا ہے

اندھے نوں بازار پھرایا سارا سیر کرایا
جے پچھو تے ایہو کہسی کجھ نہیں نظری آیا
مورکھ نوں کی پند نصیحت پتھر نوں کی پالا
بھورے نوں جے کھنب چڑھائیے مڑ کا لیدا کالا
وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ ہے کلامِ الٰہی
بیشک صورت پاک نبی دی اونہاں نظر نہ آئی

اکابرین کا فیصلہ

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور

سال کے بعد صدقہ کیا۔

(۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بارہ روز بعد بہت سا کھانا پکوایا اور مسلمانانِ مدینہ کو بلایا پھر اس کھانے کا ثواب حضور علیہ السلام کی روحِ عالیہ کو ایصال کیا۔ پھر وہ تمام کھانا تمام مسلمانوں کو کھِلایا۔ جو اکابر حضرات اس راز سے واقف تھے اُن سے لوگ پوچھتے یہ کھانا کیسا تھا اور یہ آج کا دن کیسا تھا تو وہ جواب دیتے اَلْیَوْمَ عُرْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی آج کا دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس کا دن ہے۔

(از ملفوظات سیّد شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ)

(۳) (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) غزوۂ تبوک میں صحابہ کرامؓ کو بھوک شدید ہوئی اور اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو فرمایا اگر اونٹ ذبح کر دیئے گئے تو جہاد کیسے کرو گے۔ احباب کہنے لگے پھر آپ کوئی تجویز بتائیں۔ فرمایا ٹھہرو میں ابھی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے دربارِ رسالت میں عرض کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم لوگوں کا بچا ہوا توشہ

منگوالیں پھر اس پر دعا مانگیں تاکہ اس میں برکت ہو۔ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توشہ لاؤ چنانچہ وہ توشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے رکھا۔ جس پر جَو کی روٹی کا صرف ایک ٹکڑا اور مٹھی بھر چنیا اور مٹھی کھجوروں کی تھی۔ اور دعا فرمائی اسکے بعد اس کھانے میں اس قدر برکت ہوئی کہ تمام لشکر نے اپنے اپنے برتن پُر کر لئے۔ یہ حدیث مسلم شریف کے باب الایمان میں موجود ہے۔

(۴) (حضرت ابوذر غفاریؓ) کتاب شرح برزخ میں لکھا ہے کہ جب حضور علیہ السلام کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپؐ کے پاس تیسرے دن حضرت ابوذر غفاریؓ چند کھجور خشک کے دانے اور دودھ جس میں جَو کی روٹی بھیگی ہوئی تھی لائے۔ حضور علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ اور تین دفعہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا مانگی اور حضرت ابوذر کو فرمایا کہ اس مجلس میں تقسیم کر دو۔

(۵) (امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) امام باقر کا بیان ہے کہ حضرات حسنینؓ نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک غلام آزاد کیا۔ (تذکرہ موتیٰ)

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) ابن سعدؒ نے قاسم بن

محمد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اپنے قدیم مال میں سے ایک غلام اس اُمید پر آزاد کیا کہ اُن کے انتقال کے بعد اس آزادی غلام سے اُن کو آخرت میں نفع ملے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

قَدِ اشْتَهَرَ فِیْ دِیَارِنَا هٰذَا الْیَوْمِ الْحَادِیْ عَشَرَ وَهُوَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ مَشَائِخِنَا مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ اَوْلَادِهٖ۔

(ماثبت بالسنۃ)

"یعنی ہمارے شہروں میں گیارھویں شریف کا دن مشہور ہے اور یہ ہی ہمارے مشائخ جو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں ان کے نزدیک متعارف ہے۔"

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ گیارہ ربیع الآخر کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چالیسواں کیا کرتے تھے اس لئے عرس حضرت غوث الورٰی بھی گیارہ ربیع الآخر ہی کو ہونے لگا جیسا کہ ہر جگہ ہوتا ہے۔

تیرے جد کی ہے بارھویں غوثِ اعظم
ملی ہے تجھے گیارھویں غوثِ اعظم

نیز اپنی کتاب اشعۃ اللمعات باب زیارتِ قبور میں فرماتے ہیں کہ "روحِ میت مے آید خود شبِ جمعہ، پس نظر مے کند صدقہ مے دہند از دے یا نہ۔"
یعنی جمعرات کو روح اپنے گھر میں آکر نظر کرتی ہے کہ لوگ اس کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں یا کہ نہیں۔

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب کو لکھتے ہیں :۔
اعراسِ پیراں بر سنتِ پیراں سماع و صفائی دارند۔
"یعنی اے جلال الدین عرسِ پیراں کو سماع کو صفائی کے ساتھ کریں۔"

حضرت مُلّا جیون صاحب نور الانوار استاذ سلطان عالمگیر اورنگ زیبؒ

وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا

هُوَالرَّسْمُ فِیْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَیِّبٌ۔ (تفسیر احمدیہ)

"اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بیشک وہ گائے جس کی اولیاء کے لیئے مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے حلال اور طیّب ہے"۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

اپنے والد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا حال لکھتے ہیں کہ وہ قصبہ ڈاسنہ میں حضرت مخدوم اللہ دیا علیہ الرحمۃ کے مزار پر زیارت کو تشریف لے گئے تو حضرت مخدوم اللہ دیا نے مزار سے ارشاد فرمایا اے عبدالرحیم ذرا ٹھہرو۔ کچھ کھا کر جانا۔ یہ سُن کر والد صاحب ٹھہر گئے۔ پھر ایک عورت اپنے سر پہ چاول شیرینی لے کر آئی اور عرض کی کہ میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا میں اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا کے دربار میں ٹھہرنے والوں کو پہنچا دوں گی وہ اسی وقت آگیا اور میں نے یہ نذر پوری کر دی۔

"آں گاہ زنے بیامد طبق برنج و شیرینی بر سر نہادہ وگفت نذر کردم کہ اگر زوجِ من بیامد ہماں ساعتے طعام پختہ

بہ نشینندگانِ درگاہِ مخدوم اللہ دیارسانم دریں وقت آمد نذر ایفار کردم و آرزو کردم کسے آنجا باشد کہ تناول کند"۔ (انفاس العارفین ص ۴۴)

سمجھائے کون بلبلِ غفلت شعار کو
محدود کرلیا جس چمن کی بہار کو

حضرت علّامہ عبد الغنی

حضرت علامہ عبد الغنی فرماتے ہیں:۔ بزرگوں کے لئے جو نذر مانی جاتی ہے اور اُسے مریض کے شفا حاصل ہونے پر یا غائب کے آنے پر متعلق کیا جاتا ہے تو وہ نذر مجاز ہے اس سے اولیاء اللہ کی قبور پر خادمین کے لئے صدقہ کرنا مراد ہے۔

(حدیقہ ندیہ)

حضرت شاہ رفیع الدین محدّث دہلوی رح

فرماتے ہیں لفظِ نذر کہ اینجا مستعمل شود نہ بر معنی شرعی است چہ عرف آنست کہ پیش بزرگان بُرند و نذر و نیاز گویند (رسالۃ النذر)

"یعنی لفظِ نذر جو اس جگہ مستعمل ہوتا ہے یہ نذر شرعی نہیں ہے بلکہ نذر عرفی کہلاتی ہے جو بزرگوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ اسے نذر و نیاز کہتے ہیں۔

بندہ مسلماں ایک تھا
اُس کا عقیدہ نیک تھا

تھا غوث پر اُس کو یقین
اُس نے پکائی گیارھویں

وہ سادگی سے بے خبر
لے آیا اِک مُلّاں کو گھر

مُلّاں تھا سُنّی ظاہراً
پکّا وہابی باطناً

کھانے کو سُن کر آگیا
سب اُسکے چاول کھا گیا

کھا کے بکنے یوں لگا
یہ شرک تُو نے کیوں کیا

سُنّی بھی پھر کہنے لگا
میرا جواب بھی سُنتا جا

آج میں سمجھوں گا یُوں
دل کو تسلّی دُوں گا یُوں

ناغہ میرا اس پل سہی
پھر گیارھویں اب کل سہی

چاول جو تُو نے کھا لئے
بیشک وہ ضائع ہو گئے

کُتا میرے گھر آگیا
سب چاول میرے کھا گیا

حضرت علّامہ رافعیؒ

صاحب ردالمختار جلد اوّل میں فرماتے ہیں وَنَذَرُ الزَّیْتِ وَالشَّمْعِ لِلْاَوْلِیَاءِ یُوْقَدُ عِنْدَ قُبُوْرِھِمْ تَعْظِیْمًا لَّھُمْ وَمُحَبَّۃً فِیْھِمْ جَائِزَۃٌ: ”یعنی تیل اور شمع کو نذر ماننا اولیاء اللہ کے لیے کہ

ان کی قبروں کے نزدیک شمعیں جلائی جائیں ان کی تعظیم و محبت کے لئے تو یہ جائز ہے۔"

عقلمنداں نوں نکتہ کافی لوڑ نہیں دفتر دی
بے ادباں نوں اثر نہ کردی پند نبی سرور دی
گدھے قرآن کتاباں لدئیے مکے تو ڑ پہنچاوے
بھاویں پھیرے کتنے لاوے حاجی نہ بن آوے
یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا آپ خدا فرماوے
ہر قرآن پڑھنے والا نہ ہدایت پاوے
نصیباں والیاں دے ہدایت بے ادباں گمراہی
صرف توحید شیطان ہوراں دی کیتی خوب تباہی

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ

روز سیوم ہجوم مردم آں قدر بودند کہ بیروں از حساب است ہشتاد و یک کلام اللہ بشمار آمد و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔

"فرماتے ہیں جب والد شاہ ولی اللہؒ کا تیجا ہوا تو اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر تھا اکیاسی قرآن پاک ختم ہوئے اور

کلمے شریف کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں"۔

نیز فرماتے ہیں :-

(طعامیکہ ثواب آں نیازِ امامین نمایند۔ بر آں قل و فاتحہ و درود خواندن متبرک می شود و خوردنِ آں طعام بسیار ثواب است۔) (فتاویٰ عزیزیہ)

"جس کھانے پر حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی نیاز دلائیں اس پر قل شریف، فاتحہ اور درود شریف پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا ثواب ہے"۔

نیز شاہ صاحب اپنے والدؒ کا ہمیشہ عُرس کرایا کرتے تھے۔ مولوی عبد الحکیم پنجابی نے اُن پر اعتراض کیا کہ تم نے عرس کو فرض سمجھ لیا ہے جو ہر سال کراتے ہو۔ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ طعن کرنے والا میرے حال سے ناواقف ہے کہ فرضِ شرعیہ کے سوا کوئی شخص کسی چیز کو فرض نہیں جانتا ہے۔ البتہ زیارتِ قبور اور صالحین کے مزارات سے فیض حاصل کرنا اور تلاوتِ قرآن اور دُعاءِ خیر کرنا شیرینی اور کھانا تقسیم کرنا امرِ مستحسن اور باتفاقِ علماء جائز ہے۔ اور عرس کا دن بہ نسبت کارِ خیر عرس مبارک کیا جائے تو نجات کا سبب ہے۔ بعد میں آنے والوں

کے لئے لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ساتھ فاتحہ و درود اور
عرس وغیرہ کا احسان کرتے رہیں۔ (زبدۃ النصائح)

اگر مالیدہ وشیر برنج بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصالِ ثواب
بروحِ ایشاں پختہ بخورند مضائقہ نیست۔

"یعنی اگر مالیدہ اور دودھ چاول کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے
ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکا کر کھائیں تو
مضائقہ نہیں"۔

نیز فرماتے ہیں "اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد، پس
اغنیا را ہم خوردن ازاں جائز است"۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

"اگر کسی بزرگ کے نام کی فاتحہ کی گئی تو مالداروں کو بھی اس
میں سے کھانا جائز ہے"۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "ہفت مسئلہ"
میں فرماتے ہیں، "رہا تعینِ تاریخ۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی
ہے جو کسی خاص وقت میں معمول ہو اس وقت وہ یاد آجاتا
ہے اور ضرور ہو رہتا ہے۔ نہیں تو سالہائے سال گزر جاتے ہیں
پس کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ اس مصلحت کی بنا پر بھی گیارھویں اور
اعراس کے لئے بھی دن مقرر کیا جاتا ہے۔

ثواب

عبادت کا ثواب خود عابد کو بھی ملتا ہے جیسا کہ نمازی کو نماز کا ثواب اور حاجی کو حج کا ثواب، صائم کو روزہ کا ثواب مصدّق کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر عابد اپنی عبادت قولی، فعلی، مالی کا ثواب کسی مومن کو ایصال کرنا چاہے تو اُس مومن کو بھی ثواب مل جائے گا اور خود اِس عابد کے ثواب میں بھی کمی نہ آئے گی۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے اور اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمایا کرتے تھے اور موتیٰ کی نمازِ جنازہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے حق میں دُعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔

آج اسی حکم کے ماتحت ہم بھی اپنے موتیٰ کی نمازِ جنازہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نمازِ جنازہ قولی فعلی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ قربانی قولی، مالی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے اسی طرح حج اپنی طرف سے بھی ہوتا ہے اور دوسرے کی طرف سے بھی کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا ایام میں مومنین جو خیرات وصدقات اذکار واشغال، مذاکرہ

مواعظ کرتے ہیں خالصاً لوجہ اللہ انبیاء و اولیاء صلحاء و شہداء اور اپنے تمام جسمانی و روحانی آباء و اجداد کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ انبیاء و صلحاء و شہداء کے ایامِ ولادت ایامِ بعثت ایامِ وفات باعثِ برکت موجبِ رحمت کا سبب سلامتی اور رافت ہونے ہیں۔

ختم شریف غوثیہ

درود شریف = ۱۱۱ بار۔ الحمد شریف ۱۱۱ بار تیسرا کلمہ ۱۱۱ بار خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یا حضرت سلطان شیخ عبد القادر صاحب اَلْمَدَدُ ۱۱۱۔ اَلَمْ نَشْرَحْ ۱۱۱۔ سورۂ یٰسین ایک مرتبہ۔ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ - یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ - یَا ھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ ۱۱۱۔ امداد کن امداد کن، از رنج و غم آزاد کن، در دین و دنیا شاد کن یا غوثِ اعظم دستگیر ۱۱۱۔ یا حضرت غَوْثُ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۱۱۱۔ سَہِّلْ فَسَہِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱۔ مشکلات بے عدد دارم ما، شَیْئًا لِلّٰہِ غَوْثِ اَعْظَمُ پیر ما، ما ہمہ محتاج تو

حاجت روا، اَلْمَدَدْ یَا غَوْثِ اَعْظَمْ سَیِّدًا ۱۱۱۔ خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَانْ خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِّلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُ الْاَحْمَدِیْ ۱۱۱۔ وقتِ امداد یا شاہِ بغداد رس بفریاد یا شاہِ بغداد ۱۱۱۔ کلمہ شریف ۱۱۱۔ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ۔

گیارھویں شریف

قولہ :۔ عَاشُوْرًا وَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَقِیْلَ لِاَنَّهٗ عَاشِرُ مُحَرَّمٍ وَ قِیْلَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَکْرَمَ فِیْهِ بِعَشَرِ کَرَامَاتٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ اَلْاَوَّلُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ نُصِرَ فِیْهِ وَفُلِقَ الْبَحْرُ لَهٗ وَ غُرِقَ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ اَلثَّانِیْ اَلنُّوْحُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِسْتَوَتْ سَفِیْنَتُهٗ الْجُوْدِیْ فِیْهِ اَلثَّالِثُ یُوْنُسُ عَلَیْهِ السَّلَامُ نُجِّیَ فِیْهِ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ اَلرَّابِعُ فِیْهِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْخَامِسُ یُوْسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اُخْرِجَ مِنَ الْجُبِّ فِیْهِ اَلسَّادِسُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ وُلِدَ فِیْهِ اَلسَّابِعُ دَاؤُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَلثَّامِنُ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وُلِدَ فِیْهِ اَلتَّاسِعُ یَعْقُوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْهِ تُرَدَّ بَصَرُهٗ اَلْعَاشِرُ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔

(شرح ابن مجہ)

نزولِ رحمت نالے پیا مینہ پہلے　　دن دسواں تے رات یارھویں سی
حکم اکتب دا قلم نوں ہویا جس دن　〃 〃 〃 〃 〃 〃
جس دن زمین آسمان تے فرش بنیا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
نور نبی وچوں لوح قلم کرسی بنیا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
پیدا ہوئے پہاڑ دریا جس دن　〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
ایہہ تارے تے ملائکہ ہوئے پیدا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
حضرت آدم، عیسیٰ ابراہیم ہوئے پیدا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
حضرت آدم دا ہویا وصال جس دن　〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
ابراہیم تے نار گلزار ہوئی　　دن دسواں تے رات یارھویں سی
حضرت نوح دا بیڑا پار ہویا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
اسمٰعیل دے گلے تے چھری چلی　〃 〃 〃 〃 〃 〃
ادریس عیسیٰ آسمان تے گئے زندہ　〃 〃 〃 〃 〃 〃
رسول پاکؐ دا دند شہید ہویا　〃 〃 〃 〃 〃 〃
آیت ماتقدم ہوئی نازل　〃 〃 〃 〃 〃 〃
ٹل گئی بلا ایوب اتوں　〃 〃 〃 〃 〃 〃
پیٹ مچھلی دیوں نکلے نبی یونس　〃 〃 〃 〃 〃 〃
ہوئی بخشش سی نبی داؤد اُتے　　دن دسواں تے رات یارھویں سی

ملیا ملک واپس سلیمانؑ تائیں — دن دسواں تے رات یارھویں سی
حضرت یوسفؑ یعقوبؑ دا میل ہویا — " " " "
علی اصغر دے گلے تے تیر لگا — " " " " "
جس دن شاہ حسینؑ شہید ہوئے — " " " " "

قیامت دسویں محرم جمعہ دا دن رکھیا
دن دسواں تے رات یارھویں سی
چالیسواں رسول پاک دا غوث پاک کیتا
دن دسواں تے رات یارھویں سی

لے یارھویں والے داناں تے ڈبی ہوئی تر جائیں دی
پھڑ مرشد پاک دی ہاتھ نبی دے گھر جائیں دی

مسلم عیسائی جھگڑن اونویں — عیسیٰ محمد مرسل دونویں
پر افضل نبی خدا دا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں دی
آکھے عیسائی ثبوت وکھاؤ — مردہ زندہ کر دکھلاؤ
میراثی بولے قبروں آؤ — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
ویکھی طاقت غوث وڈی — دتا مردہ رب جوا
کہے عیسائی نوں کلمہ پڑھا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی

قدم میرا کندھے سب اولیاء — میرے تے پیر رسول خدا
شیخ سناں وتا سیس بھنوا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
حسنی حسینی پشت غوث دی آئی یارھویں — چہلم کیتا رسول دا سی یارھویں
سپارے یارھویں ذکر اولیاء — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
چاول دودھ ملائی پاک ہے — اتے پڑھیا کلام پاک ہے
دے رب کریم پہنچیا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں دی
یارھویں کنوں نوں منہ بھاویں — ہولی دیوالی پیا کھاویں
توں دشمن نبی خدا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
غیر اللہ بت بیشک بھائی — تے کافر ہور یہود عیسائی
تیری نظر وچہ فرق پیا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
شان اُچی اے نبیاں ولیاں — اوہ رب نوں لگن صورتاں بھلیاں
قرآنی سورتاں انہاں دے نام — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
زال اتے تیرا نام جاں آوے — حرام نہیں اوہ حلال ہو جاوے
دس کھاں فی توں غیر خدا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
زمین وی میری دکان وی میری — قرآن بھی میرا روٹی وی میری
نہیں لیندا نام خدا — نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
نسبت مجازی جائز ہے بھائی — اس وچہ شرک نہ ہرگز رائی

ویلے ذبح تکبیر چلا   نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
غوث اعظم سلطان ہے ولیاں   قادری حسن دیاں کھلن کلیاں
ہوجاتے فضل خدا   نی ڈبی ہوئی تر جائیں دی
ڈاکواں جنگل وچہ گھیر اپایا   عجمیاں غوث دا نام تہایا
کھڑاواں مار کے لئے بچا   نی ڈبی ہوئی تر جائیں دی
اک بڈھی نے عرض گذاری   جنج سنے بیڑی ڈب گئی ساری
گئے باراں سال وہا   نی ڈبی ہوئی تر جائیں گی
غوث اعظم نے ہتھ اُٹھاتے   زور دے نعرے تن لگاتے
بیڑی بنے لگی سی آر   نی ڈبی ہوئی تر جائیں دی

لے لے بارھویں والے دا نام تے ڈبی ہوئی تر جائیں گی
پھڑ مرشد پاک وسیلہ نبی دے گھر جائیں گی

وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

کتبہ المعتصم بحبلہ المتین ابوالحسن محمد علی نوری رضوی بمقام حاجی پورہ پیر غنی روڈ حویلی لکھا ضلع ساہیوال۔

مورخہ ۵ جمادی الثانی [illegible]

نعت شریف

چہرہ پاک نبیؐ دا نوری ہے — داڑھی پاک نبیؐ دی پوری اے
جہڑا رکھے اوہ حضوری ہے — کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرورِ عالم صلی علیٰ

نہ واڑھی صاف کرا میاں — توں کر کجھ شرم حیا میاں
پیا بوہے نہ رکھا میاں
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلّ علیٰ

نالے مسلم پیا سداویں توں — داڑھی مڈھوں رگڑ مناویں توں
نہ شرم نبی تھیں کھاویں توں
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلّ علیٰ

داڑھی سنت سارے نبیاں ہے — ایہہ زینت سارے ولیاں ہے
توں قبرے پلیناں کلیاں ہے
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلّ علیٰ

مذاق داڑھی دا اڑاویں توں — پھیندیاں بُجواں پیا بناویں توں
کیوں دین ایمان دنجاویں توں
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلّ علیٰ

ہے حکم نبی دا حکم خدا — آیا وچہ قرآن جا بجا
نہ مسلم جا نوں اُلٹے راہ - کہو لا الٰہ الا اللہ

داڑھی منائی کم کفاراں دا   تے کترانی کم انشراراں دا
بے دیناں رب دیاں ماریاں دا
کہو لا الٰہ الاّ اللہ ہے سرور عالم صلِ علیٰ

چنگی جان نہ شکل کفاراں دی   داڑھی صورت ہے ابراراندی
نالے مسلم نیکوکاراں دی
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلِ علیٰ

منہ پھیر نہ سنت سرور تھئیں   کی فائدہ وَیر پیغمبر تھئیں
نہیں گھٹ ہے دس منبر تھئیں
کہو لا الٰہ الاّ اللہ ہے سرور عالم صلِ علیٰ

حسنؔ درجہ سو شہیداں ہے   ترک سنت کم پلیداں ہے
فرمانبردار نبی وچہ عبداں ہے
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلِ علیٰ

حق سُننے تھئیں دل نسدا ہے   حسنؔ سچے مسئلے دسدا ہے
کیوں قید ہوا وچہ پھسدا ہے
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے سرور عالم صلِّ علیٰ

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک   یاحبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
رحمتوں کے تاج والے   دوجہاں کے راج والے

عرش کی معراج والے — عاصیوں کی لاج والے۔ یا نبی
تیرا پایہ کس نے پایہ — تیرا سایہ کس کا سایہ
حق نے عرش پہ بُلایا — اور بُلا کے یہ سنایا۔ یا نبی
یا کریم کر کریمی — یا رحیم کر رحیمی
تیری ات ہے قدیمی — پوری سب کی آس ہو آمین
از طفیلِ غوثِ اعظم — بادشاہِ ہر دو عالم
صدقۂ امام اعظم — یا نبی سلام علیک
واسطہ آلِ عبا کا — صدقہ حضرت فاطمہ کا
غم نہ ہو روز جزا کا — یا نبی سلام علیک
اک اور عرض کروں میں — میرے مولا جب مروں میں
کلمہ آپ کا پڑھوں میں — یا نبی سلام علیک
اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول — یہ سلام عاجزانہ ہو قبول
تو سخی تیرا سخی دربار ہے — اک نظر اگر ہو تو بیڑا پار ہے
السلام اے سبز گنبد کے مکیں — السلام اے رحمت للعٰلمین
السلام اے م حا اور میم دال — السلام اے بے نظیر و بے مثال

نعت شریف

آپ نوں غوث الاعظم دنیا یارھویں والا کہندی اے
جھڑا میراں آپ دا بندا تھوڑ نہ اوسنوں رہندی اے
لقب تساندے قطب ربانی نالے غوث صمدانی، نالے ہوا یمان دا کعبہ پیارے شاہ جیلانی
نال ادب دے نام تساندا ساری خلقت لیندی اے : جھڑا میراں...
کنڈے دریا دے جد مائی یاد میراں نوں کردی ہے، میراں مدونوں حاضر ہووے ڈبی بیڑی تر دی ہے
صدقے یارھویں والیا تیرے مائی دہائیاں دیندی اے ؛ جھڑا میراں...
قادری چشتی اتے فریدی تیرا صدقہ کھاندے نے، کر دے اوہ جد نظر کرم دی چور ولی بنجاندے نے
تیرے در توں عبدالقادر خیر جھولی وچہ پیندی اے : جھڑا میراں...
زہرا دے چمن لال علی دے شان تساندی نیاری اے؛ حق نے میراں آپنوں بخشی ولیاں دی سرداری
تیری ہستی ہے اوہ ولایت جس تے ناز کر یندی اے : جھڑا میراں...
جتھے پیرو تسے اوہ صابر جنگیاں لگدیاں تھاواں نے، ہون قبول مرید آپ کھن منگیاں نت دعاواں نے
سد لے وچہ بغداد دے میراں جند جدائیاں سہندی اے
جھڑا میراں آپ دا بن دا تھوڑ نہ اوسنوں رہندی اے

نعت شریف

دیا کر پیر دی یارھویں پکا کے حل کرے مشکلاں گھڑی وچہ آ کے
ویکھ تے سہی اکواری غوث نوں دھیا کے

جہڑے ویلے کسے سوہنے غوث نوں پکاریا۔ بیڑا اوہدا پیر میرے اوس ویلے تاریا
رکھدا نہیں گل نوں وہ کل اُتے پا کے ویکھ تے سہی اِکواری . . . . . .

پیراندا اوہ پیر سوہنا پیڑ کٹے جگدی ۔ ولیاں دے اتے مُہر اوسے دی اے لگدی
گھلدا اوہ چوراں نوں بھی پیشوا بنا کے ویکھ تے سہی اِکواری . . . . . .

اینویں تے نہیں غوث دیاں پئیاں دہائیاں ۔ بڑیاں زمانے دیاں اوس نے تر ائیاں نے
منگتیاں دی جھولی بھرے آپ اوہ بُلا کے ویکھ تے سہی اکواری . . . . .

جدوں وی پکار یں گا توں شہ بغداد نوں ۔ آون گے ضرور آقا تیری امداد نوں
شک ہے تے ویکھ لے توں ہنیں آزما کے ویکھ تے سہی اکواری . . . .

مک سبھے جان گیاں تیریاں حیرانیاں ۔ ہون گیاں دور انشا ءاللہ پریشانیاں
دیا کر پیر دی نوں یارھویں پکا کے : ویکھ تے سہی اک واری . . . . .

گنہگار صائم اوس پیر دا مرید اے : جنتاں دی قُفل جنہوں رب نے کلید اے
ہویا میں آزاد بانہہ اوسنوں پھڑا کے
ویکھ تے سہی اکواری غوث نوں دھیا کے

نعت شریف

منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے
چارے یار نبی دے انہاں حقاں نوں منّے

پہلا یار نبی دا ابوبکر پیارا
دتوس نبی دی خاطر جانوں مال بھی سارا

رہے غار وچہ رل کے دونویں سجن نے
منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے

دوجا عمر بہادر جھنڈے دین دے لائے
ڈنباں منبر تے بانگاں کافر مار بھجائے

ہویا زور اسلامی وچہ عرب عجمے
منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے

تیجا یار نبی دا حضرت امیر عثمان ایں
صاحب علم حیا دا کیتا جمع قرآن ایں

رب سنگتاں رلایاں جمیاں کون جو بھنّے
منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے

چوتھا یار نبی دا ابوطالب دا جایا
حضرت شیر بہادر خیبر توڑ گرایا

میرا پیر علی ہے بت کعبے دے بھنّے
منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے

نمر لنگی طریقہ انہاں سانگ بنایا
نہ ایہہ روایت اماماں نہ ہی رب فرمایا

فجری ویلے دے روزے ڈنگے توڑ سچا بھنّے
منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے

ہے آل نبی بڑی وانگ پیارے
تابعدار او نہاندے جنت جاون سارے

ہین پاک تمامی کہیا پالنہارے
دو ہنتے پاک نبیدے وڈے جھیڑے نے بھنّے

ماتم کیتا نہ پٹے سو ہنے عابد ہمارے
کریں صبر توں بیٹا کہیا باپ پیارے

رہے صبر کر بندے ساڈے امام جو سارے
نہ کیتے کم اماماں ایس طرح دے نکمے

منکر مولا علی دا جھیڑا انہاں نوں نہ منّے
چارے یار نبی دے انہاں حقاں نوں منّے

نعت شریف

چلو چلیئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں دی خیرات ہووے
جتھے کُھلے آون بہشتاں تھیں جتھے رحمت دی برسات ہووے

جتھے رب دا سوہنا یار ملے جتھے دل نوں چین قرار ملے
رب کرے ایہہ سفر مدینے دا سبھناں دی وچہ برات ہووے

چلو چلیئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں " "

اوتھے قدسی صلوتاں پڑھدے نے اوتھے منگدے دامن بھر دینے
اوہدی بات مدینے بن دی اے جدھی کتے نہ بن دی بات ہووے

چلو چلیئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں " "

اوہدا کیڈا بخت نرالا اے اوہ بڑیاں کرماں والا اے
دن گزرے مکے وچہ جس دا جہدی وچہ مدینے رات ہووے

چلو چلیئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں " "

اوتھے وسدے بدل رحمت دے اوتھے ڈھلدے داغ ندامت دے
سیہ کاراں او گنہاراں دی اس در تے گیاں نجات ہووے

چلو چلیئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں " "

مینوں آقا اودوں بچا لیناں مینوں کملی ہیٹھ چھپا لیناں
جدوں جلوہ گر انصاف لئی محشر وچہ رب دی ذات ہووے

چلو چلئے شہر مدینے نوں جتھے جلویاں دی خیرات ہووے

ہے حسرت ایہو سینے وچہ ○ مینوں آوے رات مدینے وچہ
اوہدے ورتے میری حیاتی دی ○ اے حافظ گذری رات ہووے

نعت شریف

میرا دل اور میری جان مدینے والے ○ تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
سب کے مطلوب کا محبوب ہے تو ○ اللہ اللہ زہے تیری شان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں ○ میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے

بھر دے بھر دے میرے آقا میری جھولی بھر دے ○ اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے

مدد آتی ہے تری ذات سے ہر ایک دکھیا کے ○ میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین ○ پھر مدینہ کا ہے ارمان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے کہہ کے پکاریں سب تم ○ یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے
میرا دل اور میری جان مدینے والے ○ تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

فوائد

دورۂ حدیث شریف

سوانح حیات

حضرت علی علیہ السلام

حلیمی کتب خانہ

ضلع ساہیوال